33044/217

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام زکوۃ کے مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱) ایک جائیداد (پلاٹ) دوبارہ فروخت کرنے کی نیت سے خریدی گئی، اس کی ادائیگی کرنے کے بعد دوسرا دعویدار نکل آیا اور معاملہ عدالت میں ہے اور اس کا جلد فیصلہ ہونے کا امکان نہیں ہے۔ پانچ سال، دس سال یا اس سے بھی زیادہ لگ سکتے ہیں، فیصلہ ایک سال میں بھی ہوسکتا ہے لیکن ہمارے موجودہ نظام میں فیصلہ ہونا نظر نہیں آتا۔

(الف) کیا اس صورت میں مذکورہ جائیداد (پلاٹ) کی زکوۃ ادا کرنا ہوگی؟

(ب) اگر فوری طور پر ادائیگی نہ کرنی ہو اور فیصلہ کے بعد کرنی پڑے تو گذشتہ تمام سالوں کی کرنی ہوگی؟

(ج) اور اگر گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ ادا کرنی پڑے گی تو کونسی لاگت لی جائے گی؟ کیونکہ ہر سال لاگت بڑھ بھی سکتی ہے۔

(۲) اگر کوئی زیر تعمیر بالائی عمارت یا اس کا کچھ حصہ (فلیٹ) وغیرہ قسط پر خرید اہے اور نیت اس کو دوبارہ فروخت کرنے کی ہے۔ کچھ قسطوں کی ادائیگی بھی ہوچکی ہے لیکن کسی وجہ سے اس عمارت کی تعمیر رک گئی ہے۔ (اور یہ بالائی عمارت یا فلیٹ مشتری کے قبضے میں نہ آیا ہو)

(الف) ہوسکتا ہے کہ اس عمارت کی تعمیر تین، چار سال بعد دوبارہ شروع ہوجائے۔

(ب) ہوسکتا ہے کہ یہ عمارت نامکمل ہی چھوڑ دی جائے اور اس کی اداشدہ رقم کی واپسی کی کوئی امید نہ ہو۔

ان دونوں صورتوں میں زکوۃ کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی؟

(۳) اگر یہ عمارت کرایہ پر دینے کی نیت سے خریدی گئی ہو تو اداشدہ رقم پر زکوۃ کا کیا حکم ہوگا؟

جزاکم اللہ خیرا

ابو فکیہہ

جامع مسجد ثریا خانم

03008264348

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۵۵۸/۴۸
مورخہ

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصليا

(ا)الف،ب۔۔۔صورت مسئولہ میں مذکورہ پلاٹ کا دعویدار نکل آنے کے بعد بھی اگر اس پلاٹ کے مل جانے کی امید ہو اور اس کو آگے فروخت کرنے کی نیت بھی باقی رہے تو اس صورت میں مذکوہ پلاٹ پر زکوٰۃ واجب ہو گی، البتہ زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہو گی جب مذکورہ پلاٹ فیصلے کے بعد خریدار کو مل جائے۔ اور اس صورت میں گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ بھی ادا کرنی ہو گی۔

نیز اگر پلاٹ کا فیصلہ خریدار کے حق میں نہ ہو سکا تو اس صورت میں مذکورہ پلاٹ کی زکوٰۃ بھی خریدار پر واجب نہیں ہو گی۔

(ج)۔۔۔اگر مندرجہ بالا صورت کے مطابق گزشتہ کئی سالوں کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو مذکورہ پلاٹ کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا، یعنی زکوٰۃ ادا کرنے کے دن پلاٹ کی جو قیمت ہو گی اسی کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٢ / ٢٦٦)

(ومغصوب لا بينة عليه) فلو له بينة تجب لما مضى إلا في غصب السائمة فلا تجب، وإن كان الغاصب مقرا كما في الخانية

(قوله: فلو له بينة تجب لما مضى) أي تجب الزكاة بعد قبضه من الغاصب لما مضى من السنين قال ح: وينبغي أن يجري هنا ما يأتي مصححا عن محمد من أنه لا زكاة فيه لأن البينة قد لا تقبل فيه. اهـ. قال ط: والظاهر على القول بالوجوب أن حكمه حكم الدين القوي اهـ أي فتجب عند قبض أربعين درهما

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٢ / ٢٦٦)

(ودين) كان (جحده المديون سنين) ولا بينة له عليه (ثم) صارت له بأن (أقر بعدها عند قوم) وقيده في مصرف الخانية بما إذا حلف عليه عند القاضي، أما قبله فتجب لما مضى

الفتاوى الهندية - (١ / ١٧٤)

ومن مال الضمار الدين المجحود والمغصوب إذا لم يكن عليهما بينة فإن كانت عليهما بينة وجبت الزكاة إلا في غصب السائمة فإنه ليس على صاحبها الزكاة، وإن كان الغاصب مقرا،

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

الفتاوى الهندية – (١ / ١٧٥)

وإن كان الدين على مفلس فلسه القاضي فوصل إليه بعد سنين كان عليه زكاة ما مضى في قول أبي حنيفة وأبي يوسف – رحمهما الله تعالى – كذا في الجامع الصغير لقاضي خان

(۲) الف، ب۔۔۔ مذکورہ صورت میں فلیٹ یا بالائی عمارت جب مالکانہ حقوق کے ساتھ خریدار کی ملکیت میں آجائے تو اس کے بعد خریدار پر اسکی زکوٰۃ واجب ہوگی اس سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

(۳)۔۔۔ اس صورت میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

الفتاوى الهندية – (١ / ١٧٢)

ومنها الملك التام وهو ما اجتمع فيه الملك واليد وأما إذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل القبض أو وجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لا تجب فيه الزكاة كذا في السراج الوهاج

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٢ / ٢٧٣)

وشرط مقارنتها لعقد التجارة وهو كسب المال بالمال بعقد شراء الخ۔۔۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

محمد اویس نعیم

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۳ ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ

۱۰ ستمبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ